بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ
بیاد سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی
نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 56 | جمعۃ المبارک | 15 محرم 1434ھ 30 نومبر تا 6 دسمبر 12ء | شمارہ 46

فون 7656730 فیکس 7659847

ید اللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی
لا جماعۃ الا بامارۃ۔ دارمی

امام ابوحنیفہؒ کا موقف مختار کل کے متعلق

ایک روز نعمان بن ثابت ابوحنیفہؒ اور کچھ علماء کے ہمراہ سفر پر جا رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ ایک شخص قبر پر کھڑا ہے اور بلند آواز سے قبر والے سے اپنی حاجت طلب کر رہا ہے امام صاحب نے جب اس نو مسلم کی حرکت دیکھی تو رک گئے اور جب دعا کر چکا تھا فرمایا کہ قبر پرستی بھی بت پرستی کی طرح شرک ہے اور شرک اسلام میں ایسا جرم ہے جو قابل معافی نہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿یایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا له ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان یسلبھم الذباب شیئا لایستنقذ ومنه ضعف الطالب والمطلوب﴾ ''اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو! بے شک جو لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے خواہ سب اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اسے بھی نہیں چھڑا سکتے۔ طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں''۔ [مجالس الابرار]

امام ابوحنیفہؒ کا موقف قبر پرستی کے متعلق

دوسرا واقعہ شاہ محمد اسحاق دہلوی کے ایک شاگرد سید مولانا محمد بشیر الدین قنوجی 1296ھ نے فقہ کی کتاب ''غرائب فی تحقیق المذاہب'' کے حوالہ سے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کچھ لوگوں کی قبروں کے پاس آکر ان سے کہہ رہا تھا کہ اے قبر والو! کیا تمہیں کچھ خبر بھی ہے کہ میں تمہارے پاس کئی مہینوں سے آرہا ہوں اور تمہیں پکار رہا ہوں، میرا سوال تم سے بجز دعا کرانے کے کچھ نہیں، تم میرے حال کو جانتے ہو کہ میرے حال سے باخبر ہو، امام ابوحنیفہؒ نے اسکی بات سن کر اس سے پوچھا کیا انہوں نے تمہاری بات کا جواب دیا ہے؟ وہ کہنے لگا نہیں تو آپؒ نے کہا کہ تجھ پر پھٹکار ہو، تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، تو ایسے مردہ جسموں سے بات کرتا ہے جو نہ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہیں، نہ کسی چیز کا اختیار رکھتے ہیں، نہ کسی کی آواز سن سکتے ہیں۔ پھر امام صاحب نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وما انت بمسمع من فی القبور﴾ (اے پیغمبر ﷺ) آپ بھی ان کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں'' [فاطر 22] یہ دونوں واقعات جو قبر کے متعلق ہیں اپنی اپنی جگہ امر ہیں گو کہ وہ زمانہ قبر پرستی والا نہ تھا لیکن عراق کے نو مسلم اس طرح دعا مانگ لیا کرتے تھے۔ برادران! اہل سنت کے امام کا موقف اور عقیدہ بھی یہی تھا کہ کلی اختیارات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

جس نے کائنات کی تخلیق فرمائی اور اس کے علاوہ کوئی (پیر) کسی کی مشکل کشائی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک جیسی غلاظت سے محفوظ فرمائے۔ آمین

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.com

ابوعکاشہ عبداللطیف حلیم

آداب جمعۃ المبارک اور فضیلت

وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ من توضأفاحسن الوضوء ثم اتی الجمعة فاستمع وانصت غفرله مابینه وبین الجمعة وزیادة ثلاثة ایام ومن مس الحصافقد لغا . حضرت بوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا، پھر جمعہ پڑھنے کے لیے آیا اور پوری توجہ سے خطبہ سنا اور خاموش رہا۔ تو اس کے اس جمعے سے دوسرے جمعے تک کی درمیانی مدت اور مزید تین دن کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا، اس نے لغو کام کیا“

(صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت فی الخطبة، حدیث:۸۵۷)

جمعے کے دن اچھے طریقے سے وضو کرنا، یعنی سنت کے مطابق اعضاء کو اچھی طرح دھونا پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرنا اور اعضاء دھونے میں تین مرتبہ سے زیادتی نہ کرنا، اچھی طرح وضو کرنا ہے۔ پھر جمعے کے خطبے کو مکمل توجہ، دھیان اور خاموشی سے سماعت کرنا، کنکریوں اور تنکوں وغیرہ سے کھیلتے رہنا لغو کام ہیں ان سے گریز کرنا چاہیے۔ ان آداب کو ملحوظ رکھنے سے دس دن کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، جمعہ کے دن غسل کرنا بھی مستحب ہے بلکہ اس کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذا جاء احدکم الجمعة فلیغتسل. جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کی ادائیگی کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرلے۔ (صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمعة، حدیث:۸۷۷)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غسل یوم الجمعة واجب علی کل محتلم. کہ جمعے کے دن غسل کرنا ہر بالغ آدمی پر واجب ہے۔ یہاں واجب سے مراد یا تو حقیقت میں واجب ہے یا پھر بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ لیکن کم از کم غسل کرنا افضل ضرور ہے۔

جمعے کے لیے خطبہ شروع ہونے سے پہلے مسجد میں آنا چاہیے۔ کیونکہ فرشتے صرف ان لوگوں کا ثواب درج کرتے ہیں جو خطبے سے پہلے آئیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعے کے دن غسل جنابت کی مانند (خوب اچھی طرح) غسل کیا، پھر پہلی ہی گھڑی میں جمعہ کے لیے آیا تو گویا کہ اس نے ایک اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیا اور جو اس کے بعد والی گھڑی میں آیا تو گویا اس نے ایک گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں آیا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا، اور جو چوتھی گھڑی میں گیا تو گویا اس نے ایک مرغی کا صدقہ کیا اور جو پانچویں گھڑی (نمبر) میں آیا تو گویا اس نے ایک انڈہ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پس جب امام (خطبے کے لیے گھر سے) آیا نکل آئے تو فرشتے مسجد میں حاضر ہوجاتے ہیں اور ذکر سنتے ہیں۔ (نام درج کرنے والا رجسٹر بند کرلیتے ہیں)۔

جمعے کی ادائیگی میں بہت سستی سے کام لیا جاتا ہے۔ بطور خاص خطبہ جمعہ کے سننے کے لیے لوگ اہتمام ہی نہیں کرتے، صرف نماز جمعہ کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ اور اپنی مرضی سے جمعہ کے لیے آتے ہیں۔ ایسے لوگ جمعہ کے ثواب سے محروم رہتے ہیں، اور عبادت کا حق بھی ادا نہیں کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آداب جمعہ کا لحاظ رکھتے ہوئے جمعہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین یارب العالمین

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 56 ☆ شمارہ 46
15 محرم ☆ 1434ھ
30 نومبر ☆ 2012ء
C.P.L - 104

فون: 7670968 / 7656730 فیکس: 7659847

اداریہ

مولانا عبداللطیف حلیم

تحفظ ناموس رسالت ﷺ

نبوت ورسالت بہت بڑا منصب ہے اور یہ منصب کسی خاص حکمت علمی سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے وہ چاہے عطا فرمادے۔ الله اعلم حيث يجعل رسالته. اللہ کو خوب علم ہے کہ اس نے اپنی رسالت کا ذمہ کسے سونپنا ہے۔ (الأنعام:۱۲۴) اللہ کے بندوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے رب کے تمام انبیاء پر ایمان لائیں، فرمان رب العالمین ہے: قولوا امنابالله وما انزل الينا وماانزل الى ابراهيم واسمعيل واسحق ويعقوب والأسباط وماأوتي موسى و عيسى وماأوتي النبيون من ربهم لانفرق بين احدمنهم ونحن له مسلمون (البقرۃ:۱۳۶) تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہماری طرف نازل کیا گیا۔ نیز جو ابراہیم، اسماعیل اسحٰق، یعقوبؑ اوران کے بیٹوں کی طرف نازل ہوا اور جو موسیٰ، عیسیٰ، اور تمام انبیاءؑ اپنے رب کی طرف سے دیے گئے، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اسی اللہ کے فرمانبردار ہیں۔

فرق نہ کرنے کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔ ۱: بغیر کسی تفریق کے سب انبیاء پر ایمان لانا، ضروری ہے۔ ۲: اپنی طرف سے کسی نبی کو مقام ومرتبہ میں ایک دوسرے پر فضیلت دینا جائز نہیں۔ اللہ چاہے تو اپنے انبیاء میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کردے۔ فرمایا: تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض (البقرۃ:۲۵۳) یہ رسول ہیں۔ ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی۔

سب سے اعلیٰ نسب: نسب کے اعتبار سے سب سے اعلیٰ اور اکرم یوسفؑ کو قرار دیا گیا ہے۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے: سئل رسول الله ﷺ من اکرم الناس قال اتقاهم لله قالوا ليس عن هذا نسالك. قال: فاكرم الناس يوسف نبي الله ابن نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا، لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے تو آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہے، لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! ہم نے یہ تو نہیں پوچھا تو آپ نے فرمایا تو پھر میں سب سے زیادہ معزز یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن خلیل اللہ ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب احادیث الأنبیاء باب قول الله لقد کان فی یوسف....... حدیث:۳۳۸۳)

موسیٰؑ کی فضیلت: ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ ایک دفعہ ایک یہودی لوگوں کو اپنا سامان دکھا رہا تھا۔ اس کے سامان کی جو قیمت لگائی گئی اس نے اسے ناپسند جانتے ہوئے کہا: لا والذی اصطفی موسی علی البشر. نہیں اس اللہ کی قسم جس نے موسیٰؑ کو تمام انسانوں پر چن لیا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے یہ سن کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا اور کہا تو اب یہ بات کہتا ہے: والذی اصطفی موسی علی البشر

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر انتظامی: مولانا عبداللطیف حلیم
مینجر: شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ: وقار عظیم بھٹی
0300-4184081

فہرست

اداریہ 3
الاستفتاء 6
تفسیر سورۃ النساء 8
ندوۃ العلماء کے اصحابہ ثلاثہ 11
مرزا قادیانی اور الوہیت کا دعویٰ 14
بے نماز کا عبرتناک انجام 16
حافظ عبدالمنان نورپوریؒ 18

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 400 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5 چوک دالگراں لاہور 54000

اور رسول اللہ ﷺ ہم میں موجود ہیں اس نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی اور کہا اے ابو القاسم میرا آپ کے ساتھ ذمہ اور عہد و پیمان ہے، فلاں شخص کا کیا بنے گا کہ اس نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے، آپ نے اس سے پوچھا تو نے اس کو تھپڑ کیوں مارا؟ آپ اتنے غصہ میں آگئے کہ چہرہ پر غصہ ظاہر ہونے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا: انبیاءؑ کے درمیان فضیلت نہ دو، یقین جانیں، جب قرناء پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمان وزمین میں ہے، بے ہوش ہو جائے گا مگر جسے اللہ نے چاہا (کہ وہ بے ہوش نہ ہو) پھر دوبارہ صور پھونکا جائیگا تو سب سے پہلے مجھے ہوش آئیگی تو اچانک موسیٰؑ عرش کو تھامے ہوئے ہوں گے، میں نہیں جانتا کہ کیا یوم طور کی بے ہوشی ان کے لیے کفارہ بنا دی گئی (وہ بے ہوش نہیں ہوئے) یا وہ مجھ سے قبل ہوش میں آگئے۔ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ وان یونس لمن المرسلین حدیث: ۳۴۱۴) جن انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے جو فضیلت عطا کر دی ان تمام انبیاء کی ان فضیلتوں پر بھی ایمان لانا چاہیے۔

اسی طرح انبیاء کے بارے غلو کرنے سے بھی منع کیا گیا۔

غلو سے بچیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء میں سے جسے جو شان عطا کر دی، کسی سے براہ راست کلام کی، کسی کو کسی معجزہ سے نوازا تو اس سے کوئی نبی عبدیت سے نہیں نکل سکتا بلکہ وہ اللہ کا بندہ ہی رہتا ہے، جن لوگوں نے انبیاء کو اللہ، اللہ کا شریک، یا صفات باری تعالیٰ کا مستحق ٹھہرایا ہے تو وہ کافر و مشرک قرار دیا گیا۔ رسول اللہ نے رہنمائی فرمائی: لاتطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبده فقولوا عبدالله ورسوله. مجھے میرے مقام و مرتبہ سے زیادہ نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاری نے عیسیٰ بن مریم کو ان کے مقام و مرتبہ سے بڑھا دیا تھا۔ یقیناً میں اس کا بندہ ہوں پس تم مجھے اس کا بندہ اور رسول ہی کہو۔ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول الله تعالیٰ واذکر فی الکتاب مریم...... حدیث: ۳۴۴۵) اسلام کا دعویٰ کرنے والے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو عین عیسائیوں کی روش اختیار کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو یوں ہی بڑھا دیتے ہیں جیسے عیسائیوں نے بڑھا دیا۔ حتی کہ وہ آپ ﷺ کو بشر ماننے سے انکاری ہیں اور آپ کو نور من نور اللہ قرار دیتے ہیں انہیں غور کرنا چاہیے کہ کیا وہ بھی گستاخان رسول کی صف میں تو شامل نہیں ہو گئے۔

محمد رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء کے سردار ہیں: رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے اعلیٰ و اکرم شرف عطا کیا، آپ نے فرمایا: انا سید ولد ادم یوم القیامة (صحیح مسلم) میں قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو صرف نبی ہی نہیں بنایا بلکہ خاتم النبیین بنایا، فرمان رب العالمین ہے: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبین. محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔

(الأحزاب: ۴۰)

محبت ایسی ہونی چاہیے: رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز سے بڑھ کر محبت کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اے نبی ﷺ! آپ فرما دیں اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی تمہاری بیویاں، تمہارے قبیلے والے، تمہارے کمائے ہوئے مال، تمہاری تجارت جن کے ماند پڑنے سے تم ڈرتے ہو اور تمہاری رہائش جنہیں تم بڑا پسند کرتے ہو۔ اللہ اس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے محبوب ہیں تو پس منتظر ہو جاؤ اللہ کا حکم آیا ہی چاہتا ہے۔ (التوبہ: ۲۴) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لایومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین۔ تم میں سے کوئی اتنی دیر تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کو اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب نہ ہو جاؤں۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب حب الرسول من الایمان حدیث: ۱۵)

رفاقت رسول کو مال و متاع پر ترجیح: اگر کبھی کسی مومن کو یہ اختیار دیا جائے کہ تمہیں دنیا کا مال و متاع چاہیے یا رسول اللہ ﷺ کا ساتھ چاہیے تو ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ ہر چیز سے محبوب صرف آپ کی رفاقت کو جانے، ایسی عظیم ہستیاں ہو گزریں جنہوں نے دل کی گہرائیوں سے محبت رسول ﷺ کو ہی دنیا کے مال و متاع پر ترجیح دی۔ ربیعہ بن کعب اسلمیؓ بیان کرتے ہیں: کنت ابیت مع رسول الله ﷺ فاتیته بوضوئه وحاجته فقال لی سل فقلت اسألک مرافقتک فی الجنة قال اوغیر ذلک قلت هو ذاک قال: فاعنی علی نفسک بکثرة السجود. (صحیح مسلم) میں رسول اللہ ﷺ کے پڑوس میں رات بسر کرتا تھا میں آپ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی اور دیگر ضرورت کی چیزیں لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کسی چیز کی فرمائش کرو، میں نے عرض کی، میں جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں، آپ ﷺ نے پھر فرمایا کیا اور کوئی فرمائش ہے؟ میں نے عرض کی، صرف یہی ایک فرمائش ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس فرمائش کو پورا کروانے میں بہت زیادہ سجدے کر کے میرا تعاون کرو۔ اللہ اکبر! محب صادق کا فرمائش کا موقع میسر آیا تو بلا تردد جناب رسول مکرم ﷺ کی جنت میں رفاقت کا سوال کیا۔ دوسری مرتبہ موقع دیا گیا پھر اسی فرمائش کو دہرایا کسی اور بات کی فرمائش کا تصور بھی ان کے ذہن میں نہ آیا

(ماخوذ "نبی کریم سے محبت اور اس کی علامتیں" ڈاکٹر فضل الٰہی)

محبت کی علامت: رسول اللہ ﷺ سے محبت کی علامت کیسے ظاہر ہو گی یہ بات بہت ہی قابل غور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں بڑے احسن انداز میں رہنمائی فرمائی ہے: قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفر لکم ذنوبکم والله غفور رحیم. "آپ نے فرما دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" (ال عمران: ۳۱) رسول اللہ ﷺ سے

محبت کا دم بھرنے والے بہت سے دعویدار اس علامت سے خالی نظر آتے ہیں، ایسے لوگ اپنے دعوے میں سچے نہیں ہو سکتے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کے مطیع و فرمانبردار نہ بن جائیں، اگر آپ کی محبت میں انہیں کبھی اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو وہ اس سے بھی دریغ نہ کریں، ایک مسلمان اور مومن کے ایمان کا یہ تقاضا ہے۔ صرف خالی دعوے سے اگر کسی کو جہنم سے آزادی حاصل ہوتی، تو ابو طالب کو ہوتی کیونکہ آپ کی شان میں کہتا ہے: واللہ لن یصلوا الیک بجمعھم حتی اوسد فی التراب دفینا. اللہ کی قسم یہ لوگ ہرگز آپ کی طرف نہیں پہنچ سکتے یہاں تک کہ مجھے مٹی میں دفن کر دیں، اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لعلہ تنفعہ شفاعتی یوم القیامة فیجعل فی منحضاح من النار یبلغ کعبیہ یغلی منہ أم دماغہ. (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب صفة الجنة والنار حدیث: ٦٥٦٤) شاید کہ اس (میرے چچا) کو میری شفاعت قیامت کے دن نفع دے دے کہ اسے جہنم کی آگ میں رکھا جائے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔

ایمان اور محبت و توقیر کا حکم ربانی: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرة واصیلا. یقیناً ہم نے آپ کو شاہد، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کی عزت و تکریم کرو اور اللہ تعالیٰ کی صبح و شام تسبیح بیان کرو۔ ایمان لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی مدد اور آپ کی عزت و توقیر کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (الفتح: 8تا9)

احترام رسول ﷺ کا دفاع: اللہ تعالیٰ کی زمین پر عزت سے کے ساتھ رہنے کی حق صرف مسلمانوں کو ہے۔ اللہ رب العزة کا فرمان ہے: قاتلوا الذین لایؤمنون باللہ ولا بالیوم الاخرہ ولایحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولایدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتب حتی یعطوا الجزیة عن ید وھم صٰغرون. (التوبہ: ٢٩) ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام قرار نہیں دیتے۔ حق دین کو قبول نہیں کرتے، مرد اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) ہیں (ان سے لڑائی کرو) کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ٹیکس ادا کریں اور وہ ذلیل و رسوا ہوں، ایسے لوگوں میں سے یا کسی مشرک کی طرف سے اگر رسول اللہ ﷺ کو گالی دی جائے یا آپ کے خلاف ہجو کی جائے تو اہل اسلام کا فرض ہے کہ احترام رسول اللہ ﷺ دفاع کرتے ہوئے ایسے لوگوں کی زبانیں روکیں تاکہ انہیں یہ جرأت نہ ہو، یہ تعلیم بذات خود رسول اللہ ﷺ نے دی ہے، جب مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخانہ رویہ اپنایا تو آپ نے فرمایا: یاحسان اجب عن رسول اللہ ﷺ اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتے ہوئے ان کو جواب دیں (صحیح بخاری کتاب الادب باب ھجاء المشرکین، حدیث: ٦١٥٢) پھر جب انہوں نے آپ سے اس بات کی اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فکیف بنسبی؟ اے حسان! میرا اور ان کا خاندان تو ایک ہے (کیسے ان کی ہجو پڑھو گے) فقال حسان: لأسلنک منھم کما تسل الشعرة من العجین. میں آپ کو ان سے ایسے الگ کر لوں گا جیسے گندھے ہوئے آٹے سے بال الگ کر لیا جاتا ہے۔ (حوالہ مذکورہ حدیث: ٦١٥٢) ایسے عناصر جو رسول اللہ ﷺ پر کیچڑ اچھالیں اہل اسلام انہیں جواب دیں یہ ایمانی اور اخلاقی تقاضوں کے عین مطابق ہے جیسا کہ دلائل سے ثابت ہوا

گستاخ رسول کی سزا قتل ہے: رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا، آپ کے دین کی مدد کرنا، اور آپ کی عزت و توقیر کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، اگر کوئی شخص رسول معظم ﷺ کی شان میں گستاخی کرے، اسے قتل کر دیا جائے، اگر وہ ذمی ہے تو اسلام ایسے شخص کا خون رائیگاں قرار دیتا ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص کی ایک اُم ولد (لونڈی) تھی وہ رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھی وہ نابینا اس کو منع کرتا لیکن وہ باز نہ آتی تھی۔ ایک رات اس نے حسب عادت آپ کو برا کہنا شروع کیا تو اس کے مالک نے چھرا لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر زور دیا یعنی چھرے کو دبایا تو وہ اس کے پیٹ میں گھس گیا، وہ عورت مرگئی۔ صبح ہوئی تو آپ ﷺ سے اس کے خون کا ذکر ہوا آپ نے سب لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ جس شخص نے یہ کام کیا ہے میں اسے اللہ کی قسم اور اپنے حق کا جو اس پر ہے واسطہ دیتا ہوں کہ وہ کھڑا ہو جائے، یہ سن کر وہ اندھا کھڑا ہوا لوگوں کو پھلانگتا ہوا لرزتا ہوا آیا اور پورا واقعہ سنایا، کہنے لگا میری یہ لونڈی مجھے بڑی محبوب تھی اس سے میرے دو بیٹے بھی ہیں۔ کل رات یہ جب آپ کو برا کہنے لگی تو میں نے اس کے پیٹ پر چھرا رکھا اس سے یہ قتل ہو گئی آپ نے فرمایا: الا اشھدوا ان دمھا ھدر گواہ رہو اس کا خون لغو، رائیگاں ہے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ)

کفار کا رسول اللہ ﷺ کے خاکے شائع کرنا مسلمہ کی غیرت کا امتحان ہے، وہ لوگ دیکھنا چاہتے ہیں کہ مسلمان اپنے رہبر و رہنما کے لیے کتنے مخلص ہیں مختلف مسلم ممالک میں اس پر احتجاج ایک فطری عمل ہے۔ لیکن یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ احتجاج کا طریقہ ایسا اختیار کیا جائے جو کتاب و سنت سے ثابت ہو امت مسلمہ کے حکمران اور عوام و خواص کا حق ہے کہ ایسے لوگوں سے اپنے تمام تجارتی، سفارتی اور معاشرتی تعلقات ختم کر دیے جائیں۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین جیسی معاشرت اپنانے کی بجائے اسلامی تہذیب و تمدن اپنائیں اور ایسے لوگوں کے خلاف جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں، یہی غیرت ایمانی کا تقاضا ہے اور محبت رسول اللہ ﷺ ہمیں یہی درس دیتی ہے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(۱۴) میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ [آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۳ مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۶۳ جلد ۵، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۱۵) خدا عرش پر تیری (مرزا قادیانی) کی تعریف کرتا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ [رسالہ درود شریف بحوالہ اربعین نمبر۲ ص ۱۵ تا ۱۸، نمبر۳ ص ۲۴ تا ۲۸، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۱۶) میں خدا نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔
[البشری جلد ۱ ص ۵۶۷۹، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۱۷) خدا نے فرمایا: اے غلام احمد تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ [اربعین نمبر۶ ص ۳۵۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۳۸۶]

(۱۸) خدا مجھ سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔ [رسالہ دافع البلاء ص ۶ مندرجہ روحانی خزائن ۱۸] خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ تیرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ کان اللہ نزل من السماء گویا خدا آسمانوں سے اترا ہے۔ [حقیقۃ الوحی ص ۹۵ خزائن ۹۸، ۹۹]

(۱۹) خدا لکلنے کو ہے انت منی بمنزلۃ بروزی تو مجھ (خدا) سے ایسا ہے جیسا کہ خدا ہی ظاہر ہوگیا ہوں۔ [تذکرہ ص ۶۰۴ طبع ۳۴]

(۲۰) خاطبنی اللہ بقولہ اسمع یاولدی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے۔ [البشری جلد ۱ ص ۴۹]

(۲۱) انت بمنزلۃ عرشی تیری منزلت نزا ایک ایسی ہے جسے خلقت نہیں جانتی تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ [البشری جلد دوم ص ۹۰، ص ۱۳۵ و تذکرہ ۷۲۸، ۷۷۱، ۷۲۹]

(۲۲) سرن سری "دیرا بھید میرا بھید ہے۔" [البشری جلد دوم ص ۱۳۷]

(۲۳) میرا نام ابن مریم رکھا گیا اور عیسیٰ کی روح مجھ سے نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا، آخر کئی مہینوں کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ [کشتی نوح ص ۳۶، ۳۷ مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۰ جلد ۱۹]

(۲۴) مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔ [رسالہ دافع البلاء ص ۶، مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۲۱ جلد ۱۸]

(۲۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے غلام احمد تیرا نام پورا ہو جائے گا بیشتر اس کے کہ میرا نام پورا ہو۔ [انجام آتھم ص ۵۶، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۲۶) خدا میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور رحم تلخی اور شیرینی اور حرکت و سکون سب اس کا ہوگیا اس حالت میں میری زبان پر جاری تھا کہ ہم ایک نیا نماز اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں، سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے مطابق ترتیب اور تفریق کی اور میں دیکھتا ہوں کہ میں خلق پر قادر ہوں پھر میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔
[کتاب البریہ ص ۱۷۸، از مرزا]

(۲۷) خدا نے میرا نام متوکل رکھا، خدا میری حمد کرتا ہے اور مجھ پر رحمت بھیجتا ہے۔ [ضمیمہ تریاق القلوب ص ۱۷۲، از مرزا]

(۲۸) خدا نے فرمایا: مرزا کی زبان سے جو کچھ جاری ہوا وہ میری زبان سے ہے۔ [حقیقت الوحی ص ۱۱۶، از مرزا]

(۲۹) خدا نے فرمایا: اے مرزا میں نے تجھے اپنے نفس کے لیے پیدا کیا، زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے میرے ساتھ ہیں تو میرے پاس بمنزلہ توحید اور تفرید کے لیے ہے۔ [رسالہ انجام آتھم ص ۵۶]

(۳۰) خدا نے فرمایا کہ اے مرزا خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہوتا ہے۔ [ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۰۱]

(۳۱) خدا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا ہی نہ کرتا۔
[رسالہ دافع البلاء ص ۱۱۷، از مرزا]

(۳۲) خدا فرماتا ہے کہ یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا جو کچھ تم سنتے ہو خدا کی وحی ہے۔ [اربعین نمبر۳ ص ۱۳۶، از مرزا قادیانی]

(۳۳) کہ وہ پاک ذات وہی ہے جس نے تجھے (مرزا) رات میں سیر کرائی
[حقیقت الوحی ص ۷۸، از مرزا]

(۳۴) بلاشبہ تیرا ہی حکم ہے (مرزا کا) جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ [البشری جلد دوم ص ۹۷، از مرزا]

قارئین کرام! یہ ہے لعنتی مرزا قادیانی کی خالق کائنات کی شان میں گستاخیوں کی ایک چھوٹی سی جھلک۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی درخواست کروں گا کہ قادیانیوں سے میل جول رشتہ داری کا تعلق بالکل ختم کردو، میں قادیانیوں سے بھی عرض کرتا ہوں کہ تم بھی مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو اور اپنے خالق و مالک رب کائنات اللہ احکم الحاکمین کا حکم مانو اور جس ذات مقدس کو اللہ احکم الحاکمین نے آخری نبی بنا کر بھیجا ہے تم بھی اس نبی مکرم حضرت محمد ﷺ کے سچے تابعدار بن جاؤ، تا کہ تم جہنم کی آگ سے بچ کر جنت کے حقدار بن جاؤ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم ﷺ کا سچا حب دار و تابعدار بنائے۔ آمین

عمران ہی ہے، عظمی اپنی خالہ اور سوتیلی والدہ شمیم کی میراث سے محروم رہے گی۔ فقط

(3) سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میت کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں، ایک بیٹا میت کی زندگی میں فوت ہو گیا تھا، کیا ان فوت شدہ بیٹے کی اولاد کو دادا کی وراثت سے حصہ ملے گا یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہماری رہنمائی فرمائیں۔

(سائل: حکیم خیر دین)

الجواب بعون الوھاب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام حصہ داروں کے حصص مقرر کر دیئے ہیں ان میں پوتا نہیں ہے اور میراث کی تقسیم اصحاب الفروض یعنی جن کے حصے مقرر ہیں سے کرنا واجب ہے، ان سے باقی بچنے والا میت کے عصبہ رشتہ داروں کی طرف لوٹے گا۔ بیٹے کی موجودگی میں پوتا اصحاب الفروض سے نہیں بلکہ وہ وراثت سے محروم رہتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الحقوا الفرائض باھلھا فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر.** شریعت کے مقرر کردہ حصے ان کے مستحق حصہ داروں کو ادا کرو اور باقی بچنے والا میت کے سب سے قریبی مرد رشتہ دار کو دو۔

[بخاری بشرح الکرمانی کتاب الفرائض باب ابنی عم احدھما اخ اللہ ج23 ص136 رقم الحدیث 6746]

صورت مسؤلہ میں باپ کی زندگی میں فوت ہونے والے بیٹے کی اولاد، دادا کی وراثت سے محروم رہے گی اور اس کی وراثت باقی تین بیٹوں اور تین بیٹیوں میں اس طرح تقسیم ہوگی کہ ہر بیٹا ایک اور بیٹی 1/2 کی حق دار ہوگی، ہاں اگر دادا اپنی زندگی میں پوتوں کو 1/3 دے جاتا یا وصیت کر جاتا تو پھر پوتے 1/3 حصہ کے حق دار تھے لیکن دادا نے وصیت نہیں کی اور نہ ہی اپنی زندگی میں ان کو کچھ دیا ہے، اس لیے پوتا بیٹے کی موجودگی میں دادا کی وراثت کا حق دار نہ ہونے کی بنا پر دادا کی وراثت سے محروم رہے گا اور اگر ورثاء ایثار اور صلہ رحمی کرتے ہوئے پوتا کو کچھ دے دیں تو وہ عنداللہ ماجور ہوں گے۔ فقط

☆..........☆..........☆

دارالحدیث جامعہ کمالیہ منڈی راجووال اوکاڑہ میں

52ویں سالانہ تقریب بخاری واہلحدیث کانفرنس

دارالحدیث جامعہ کمالیہ 1949ء سے لے کر تا حال ولی کامل شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف صاحب حفظہ اللہ بانی ادارہ کی زیر سرپرستی اپنی کامیابی کی منازل کی طرف بفضلہ تعالیٰ رواں دواں ہے۔ دارالحدیث ہذا میں اس سال 29 حفاظ کرام نے قرآن پاک کو از بر کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جبکہ علوم دینیہ سے فراغت حاصل کرنے والے 5 علمائے کرام کی تکمیل صحیح بخاری کے اعزاز میں پروقار، نظم ونسق کے اعتبار سے مثالی، عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق 52ویں تقریب بخاری اور اتفاق اہلحدیث کانفرنس مورخہ 17 نومبر 2012ء بروز ہفتہ کو منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز بعد از نماز ظہر سے لے کر 18 نومبر بروز اتوار بعد نماز فجر درس قرآن تک جاری رہا، اس کی کل 5 نشستیں ہوئیں۔ بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس حافظ مسعود عالم، ڈاکٹر عبدالرحمٰن یوسف، محدث دوراں مولانا عبداللہ ناصر رحمانی نے امام المحدثین سیرت امام بخاریؒ اور صحیح بخاری کی دیگر کتب احادیث میں اہمیت رفعت کو شاندار انداز میں بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام بخاری نے صحیح البخاری کی جمع وتدوین طرق متن اور سند میں صحت کے اعلیٰ معیار کو جس انداز میں قائم رکھا ہے یہ ان کا امت مسلمہ پر بہت بڑا احسان ہے جسے تا قیامت یاد رکھا جائے گا اور ان شاء اللہ امام بخاریؒ کی خدمت کے تذکرے اور ان کے درجات وبلندی کے لیے دعائیں یونہی ہوتی رہیں گی۔

باقی نشستوں میں سید سبطین شاہ نقوی، مولانا منظور احمد، قاری محمد حنیف ربانی میاں محمد جمیل، مولانا محمد نعیم بٹ، مولانا ارشد یزدانی نے خطابات کئے۔ انہوں نے اپنے خطابات میں عظمت توحید، ختم نبوت، حقانیت مسلک حق اہلحدیث، فقہ اور احادیث نبویہ، صحابہ کرام اور اہل بیت کے باہمی تعلقات پر شاندار روشنی ڈالی اور امت مسلمہ پر فلسطین، میانمار، عراق، کشمیر وافغانستان میں عالم کفر نے جو دہشت گردی اور مسلم نسل کشی کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے اسکی شدید مذمت کی۔ انہوں نے کہا دنیا میں امن اور پاکستان کی سلامتی صرف اور صرف قرآن وحدیث کے نظام حکومت میں ہے۔

مختلف نشستوں کی صدارت میں مہمانان گرامی شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی، حافظ عبدالوہاب روپڑی، ڈاکٹر عظیم الدین زاہد لکھوی، مولانا عطاء اللہ حنیف، حافظ محمد شریف اشرف ودیگر احباب تھے۔

18 نومبر نماز فجر کے بعد درس قرآن حافظ عبدالستار حماد نے دیا، فارغ التحصیل ہونے والے اور پوزیشن ہولڈرز طلباء میں نقدی تقریباً 30 ہزار روپے انعامات اور درس نظامی والے طلباء میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد، تفسیر ابن کثیر ودیگر کتب کے سیٹ تقسیم کئے گئے۔ کانفرنس کے اختتام پر مظلوم مسلمانوں کی آزادی اور عالم اسلام کے اتحاد واتفاق اور سرزمین پاکستان کی سلامتی کے لیے دعائیں کی گئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارالحدیث کو تا قیامت آباد رکھے اور اس کی آبیاری کرنے والوں کو اخروی کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

(از قلم: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن قصور)

تفسیر سورۃ النسآء

(قسط نمبر 51) حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ)

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝

جب آپ ﷺ ان میں ہوں اور (حالت جنگ میں) انہیں نماز پڑھاؤ تو چاہیے کہ ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لیے کھڑی رہے پھر جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ پلٹ کر تمہارے پیچھے آجائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آئے اور تمہارے ساتھ نماز ادا کرے اور پھر اپنے ہتھیار لیے اپنا بچاؤ کریں، کافر اس تاک میں ہیں کہ کسی طرح تم اپنے اسلحہ اور اپنے سامان سے بے خبر ہو جاؤ تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول دیں ہاں اپنے ہتھیار اتار رکھنے میں اس وقت تم پر کوئی حرج نہیں جبکہ تم بارش کی وجہ سے یا بیمار ہونے کی بنا پر تکلیف میں ہو مگر پھر بھی اپنے بچاؤ کی چیز ساتھ لیے رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ نے کفار کے لیے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (۱۰۲)

مشکل الفاظ کے معانی:

طَائِفَةٌ:	ایک جماعت	أَسْلِحَتَهُمْ:	اپنا اسلحہ
أُخْرَىٰ:	دوسری	حِذْرَ:	بچاؤ
أَمْتِعَتِكُمْ:	تمہارے سامان	مَيْلَةً:	دھاوا، جھکنا
مَطَرٍ:	بارش	مُهِينًا:	ذلت والا

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیت کریمہ میں حالت خوف میں نماز قصر ادا کرنے کا بیان تھا اور اس آیت مبارکہ میں حالت خوف میں مختلف طریقوں سے نماز ادا کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

شان نزول:

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ فرمایا ہوا تھا تو مشرکین نے آپس میں مشورہ کیا کہ ان مسلمانوں کی ایک ایسی نماز ہے جو انہیں اپنے باپ اور بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ نماز عصر ہے، لہٰذا تم اپنے اسباب جمع کرو اور ان پر یکبارگی حملہ کر دو۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور مشرکین کے باہمی مشورہ کی خبر دیتے ہوئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اپنے ساتھیوں کو دو حصوں میں تقسیم کر لو، ایک حصے کو آپ خود نماز پڑھائیں اور اس دوران ایک حصہ دشمن کے مقابلہ کے لیے ان کے پیچھے کھڑا رہے اور وہ اپنی ڈھالیں اور اپنے ہتھیار پہنیں اس طرح ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔ [ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ النسآء جزء 8 ص 463 رقم الحدیث 3035 سنن الدارقطنی کتاب العیدین باب صفہ صلاۃ الخوف ج 2 ص 199 رقم الحدیث 1753]

التوضیح:

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً.

نماز ایک ایسا فریضہ ہے جو حالت امن اور خوف میں بھی کسی

صورت معاف نہیں ہوتا لیکن حالت خوف میں بسا اوقات حالات کی نزاکت کے پیش نظر اس کا ادا کرنا ایک مشکل امر ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آسانی پیدا فرماتے ہوئے اس کی ادائیگی کے طریقے مختلف مقرر کیے ہیں تا کہ ''ات کے مطابق اس فریضہ کو مختلف صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں ادا کیا جا سکے۔'' صلاۃ خوف حضر اور سفر دونوں میں پڑھی جا سکتی ہے اور اس کے لیے سفر کا ہونا شرط نہیں۔'' [نیل الاوطار ج2 ص624]

صلاۃ خوف اور اس کے طریقے:

صلاۃ الخوف کے متعدد طریقے حدیث مبارکہ سے ثابت ہیں اور ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجاہدین کو دو گروہوں میں تقسیم کیا، ہر گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اس طرح آپ ﷺ کی چار اور ان کی دو دو رکعتیں تھیں۔ [بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع ج16 ص32 رقم الحدیث 4136]

(۲) حضرت ابو بکر صدیقؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائی یعنی آپ کی دو رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی ایک۔

[ابوداود کتاب الصلاۃ باب من قال یصلی بکل طائفۃ رکعتین ص215 رقم الحدیث 1248]

(۳) حضرت صالح بن خواتؓ نے صحابہ کرامؓ سے بیان کیا کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بندی کی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں صف بنا کر کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ صف باندھ کر کھڑے تھے ایک رکعت پڑھائی اور آپ کھڑے رہے انہوں نے اپنے طور پر باقی نماز ادا کر لی اور چلے گئے، جا کر دشمن کے سامنے کھڑے ہو گئے پھر دوسرا گروہ آیا آپ نے اسے ایک رکعت پڑھائی پھر آپ بیٹھے رہے انہوں نے ایک رکعت خود پڑھی تو پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

[بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع ج 16 ص30 رقم الحدیث 4129 مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ الخوف ج3 جزء 6 ص106 رقم الحدیث 842 ابوداود کتاب الصلاۃ باب من قال اذا صلی رکعۃ ص 212 رقم الحدیث 1238]

(۴) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک جماعت نماز ادا کرنے کے لیے آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور دوسری جماعت دشمن کے سامنے صفیں باندھ کر کھڑی ہو گئی، آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہونے والی جماعت نے ایک رکوع اور دو سجدے کیے اور واپس اس گروہ کی جگہ چلی گئی کہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی اس جماعت کے لوگ آئے تو آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی اور بعد میں ان دونوں گروہوں نے اٹھ کر اپنی اپنی دوسری رکعت پوری کیں۔ [بخاری کتاب الخوف باب صلاۃ الخوف ج6 ص47 رقم الحدیث 942]

(۵) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے دو گروہوں کو اکٹھی نماز پڑھائی، سب نے تکبیر کہی آپ کے ساتھ سب نے رکوع کیا آپ نے سر اٹھایا تو ان سب نے بھی اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا تو اس صف نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا جو آپ کے قریب تھی اور دوسری صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور آپ کی قریبی صف نے جب سجدے مکمل کر لیے تو دوسری صف نے سجدے کیے پھر پہلی صف پیچھے چلی گئی اور دوسری صف آگے آ گئی انہوں نے بھی ایسا ہی کیا جیسا پہلی صف والوں نے کیا تھا پھر آخر میں سلام سب نے اکٹھے پھیرا۔ [مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ الخوف ج3 جزء 6 ص105 رقم الحدیث 840 ابن ماجہ کتاب الصلاۃ ماجاء فی صلاۃ الخوف ص224 رقم الحدیث 1260]

(۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دوسرا دشمن کے سامنے کھڑا ہو گیا ان کی کمریں قبلے کی جانب تھیں آپ نے تکبیر کہی تو جو آپ کے ساتھ اور دشمن کے سامنے تھے سب نے اکٹھی تکبیر کہی، آپ نے اور آپ کے ساتھ موجود تمام لوگوں نے رکوع کیا اور اسی طرح سجدہ بھی کیا لیکن دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے قریبی صف والے بھی کھڑے ہوئے اور دشمن کے مقابلہ میں آ گئے اور وہ گروہ جو پہلے دشمن کے مقابلہ میں تھا رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آ کر رکوع اور سجدے کیے اس دوران آپ کھڑے رہے پھر وہ کھڑے ہوئے تو آپ نے رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا آپ نے سجدہ کیا انہوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر وہ گروہ جو دشمن کے مدمقابل تھا وہ آیا اس نے رکوع کیا اور سجدے کیے لیکن اس دوران آپ کے قریبی صف والے بیٹھے رہے پھر سلام سب نے آپ کے ساتھ پھیرا، اس طرح آپ کی اور ہر گروہ کی دو دو رکعتیں ہوتی ہیں۔

[ابوداود کتاب الصلاۃ باب اذا صلی رکعۃ وثبت قائما ص212 رقم الحدیث 1238 مسند امام احمد بن حنبل الموسوعۃ الحدیثیۃ ج22 ص322 رقم الحدیث 14436]

پھر فرمایا: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ

اَللّٰہُ اَعَدَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّھِیْنًا o آیت مبارکہ کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے نمازخوف کے طریقوں کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ وَلْیَأْخُذُوْا اَسْلِحَتَھُمْ. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ اس حالت میں اپنے ہتھیار اپنے پاس رکھیں لیکن اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے صرف دو ہی صورتوں میں ہتھیار اتارنے کی اجازت دی ہے۔

(۱) بارش ہو رہی ہو اور کپڑے اور ہتھیار بھیگ رہے ہوں۔(۲) بیماری کی وجہ سے کوئی مسلح رہنے کے قابل نہ ہو۔ان دو استثنائی صورتوں کے علاوہ کسی بھی صورت ہتھیار اتارنے کی اجازت نہیں۔

خُذُوْا حِذْرَکُمْ. آیت مبارکہ میں تین مرتبہ مسلح رہتے ہوئے اپنا مکمل بچاؤ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے کہ ہوشیار اور چوکنا رہنا، اسلحہ کو تھامے رکھنا، مورچوں کی حفاظت کرنا، لڑائی سے پہلے سامان حرب اور افراد کی تیاری پر خوب محنت کرنا، ہر وقت دشمن کی نقل و حرکت سے باخبر رہنا۔

عہد نبوی اور اسلحہ کی تیاری:

عہد رسالت میں جنگی ساز و سامان مجاہد کی انفرادی ملکیت ہوا کرتا تھا، ہر مجاہد از خود اس کا حتی الوسع انتظام کرتا یا دوسرے صحابہ کرامؓ اپنے ساتھیوں کو سامان حرب فراہم کیا کرتے یا جو نہ جا سکتا وہ مجاہد کے ساز و سامان کا انتظام کرتا۔اس کی ترغیب دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ جَھَّزَ غَازِیًا، اَوْجَھَّزَ حَاجًّا، اَوْ خَلَفَہٗ فِیْ اَھْلِہٖ، اَوْفَطَّرَ صَائِمًا، کَانَ لَہٗ مِثْلُ اُجُوْرِھِمْ، مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ. جس نے کسی غازی کو سامان حرب تیار کر کے دیا، یا حاجی کو رخت سفر مہیا کیا، یا اس کے گھر کی خبر گیری (نگہداشت کی) یا روزہ دار کو روزہ افطار کروایا تو اس کے لیے بھی ایک (مجاہد، حاجی اور روزہ دار) کے برابر اجر ہوگا، جبکہ ان کے اجر میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

[صحیح الترغیب و الترھیب کتاب الصیام باب الترغیب فی الفطر ج1ص 623 رقم الحدیث 1078 صحیح]

دور حاضر میں سامان حرب کی تیاری اور فراہمی کو ممکن بنانا حکومتوں کی آئینی اور قانونی ذمہ داری کی شکل اختیار کر چکی ہے، لہٰذا اب اسلحہ ساز ادارے، اسلحہ کے ذخائر اور دشمن سے بچاؤ کے لیے ہر جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ کرنا اور ان پر گہری نظر رکھنا سب بچاؤ کی تدابیر میں آتا ہے۔

اخذ شدہ مسائل:

(۱) حالت خوف میں نماز مسنون طریقوں میں سے جس انداز سے بھی پڑھنا ممکن ہو پڑھنی چاہیے۔

(۲) مسلمانوں کو ہر لحظہ جنگی فنون، جنگی ساز و سامان و جنگی مشقوں پر اپنی مکمل انہماکی کے ساتھ گہری نظر و فکر رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۳) کفار ازل سے اس بات کے خواہش مند ہیں کہ مسلمان اسلحہ سے غافل ہوں اور انہیں اسلامی طاقت کو یک بارگی کچلنے کا موقع ملے۔

(۴) بیماری یا بارش کی صورت میں اسلحہ اتار کر رکھنے کی اجازت ہے۔

(۵) کفار کے لیے رُسوا کن عذاب ہے۔

دارالحدیث جامعیہ کمالیہ کے کمالات

قصبہ راجووال کی قدیم درسگاہ دارالحدیث جامعہ کمالیہ میں تقریب تکمیل صحیح البخاری و تکمیل حفظ القرآن کے موقعہ پر تقسیم اسناد کے سلسلہ میں معروف دینی سکالرز اور نامور مذہبی اکابرین نے خطاب کیا۔ حافظ مسعود عالم، ڈاکٹر حافظ عبدالرحمٰن یوسف، محدث دوراں مولانا عبداللہ ناصر رحمانی نے امام المحدثین امام بخاریؒ کی زندگی کے حالات و واقعات پیش کئے۔انہوں نے کہا کہ امام بخاریؒ کی تدوین احادیث میں خدمات اظہر من الشمس ہیں بایں وجہ قیامت تک انہیں خراج تحسین پیش کیا جاتا رہیگا ان کے علاوہ مولانا منظور احمد، سید سبطین شاہ نقوی، میاں محمد جمیل قاری محمد حنیف ربانی و دیگر نے کتاب و سنت پر عمل پیرا ہونے اور علم توحید بلند رکھنے پر زور دیتے ہوئے ملک میں کتاب و سنت کا نظام نافذ کرنے کا مطالبہ کیا، اس بابرکت مجلس میں برصغیر کے معروف علمی خاندانوں کے عظیم سپوتوں روپڑی خاندان کے چشم و چراغ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی امیر جماعت المحدیث پاکستان، مفسر قرآن، مناظر اسلام حافظ عبدالوہاب روپڑی اور خاندان لکھویہ کے عظیم فرزند ڈاکٹر عظیم الدین زاہد لکھوی کے علاوہ دیگر شیوخ الحدیث اور شراءِ عظام نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

29 طلباء نے حفظ القرآن مکمل کیا اور 5 طلباء جنہوں نے بخاری شریف مکمل کی تھی ان کو اسناد اور تحائف تقسیم کئے گئے۔نیز جامعہ کمالیہ میں عصری علوم انگریزی، ریاضی، سائنس، کمپیوٹر، دعوت وارشاد اور جدید تدریسی کورسز کا بہترین انتظام ہے۔اختتام کانفرنس پر ملکی سالمیت اور استحکام پاکستان کے لیے دعائیں کی گئیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دینی مدارس کو مزید ترقی عطا فرمائے اور ملک پاکستان کی حفاظت فرمائے۔آمین

(دعا گو: حافظ محمد شریف اشرف، صدر پریس کلب چونیاں)

ندوۃ العلماء کے اصحاب ثلاثہ

مولانا سید سلیمان ندویؒ | مولانا مسعود عالم ندویؒ | مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

عبدالرشید عراقی

قسط نمبر 14

مولانا علی میاں کی تصانیف پر پروفیسر ڈاکٹر سید رضوان علی کا تبصرہ:

پروفیسر ڈاکٹر سید رضوان علی ندوی مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کی تصانیف کے بارے میں اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ:

مولانا علی میاں کی عرب وعجم اور مشرق ومغرب میں جو مقبولیت ۲۰ ویں صدی کی آخری تہائی میں حاصل ہوئی وہ کسی ہندوستانی یا پاکستانی مصنف بلکہ کسی عرب مصنف کو بھی نصیب نہیں ہوئی ہے۔ سید قطب شہید کی تصانیف ضرور بہت مقبول ہیں لیکن وہ صرف بیشتر عالم برصغیر میں بہت کم لوگ ان سے فیض یاب ہوئے ہیں، عرب میں مولانا مودودیؒ کی تحریریں برصغیر میں بہت مقبول رہی ہیں اور ہیں۔ کسی زمانے میں عرب نوجوانوں اور اصحاب فکر میں وہ کافی مقبول تھیں لیکن اب جو مقبولیت اور کثرت اشاعت مولانا علی میاں مرحوم کی کتابوں کو حاصل ہے وہ مولانا مودودیؒ کی کتابوں کو بھی حاصل نہیں ہوئی۔

بات یہ بھی ہے کہ مولانا مودودیؒ مرحوم کی تحریریں صرف دماغ کو اپیل کرتی ہیں جبکہ مولانا علی میاں مرحوم کی تحریریں دل ودماغ دونوں کو اپیل کرتی ہیں ،اقبال کے شعروں کی طرح دلوں کو گرماتی ہیں ان میں ایمان کی حرارت پیدا کرتی ہے اور ان کو متحرک کرتی ہیں۔ [نذرانہ عقیدت ص ۲۲۴]

انگریزی تراجم:

مولانا علی میاں کی درج ذیل کتابوں کے انگریزی میں تراجم ہوچکے ہیں اور انگریزی ایڈیشن مجلس نشریات اسلام لکھنو اور کراچی سے دستیاب ہیں۔ (۱) نبی رحمت ﷺ (۲) قصص الانبیاء (۳) مذہب وتمدن (۴) نقوش اقبال (۵) مغرب سے کچھ صاف صاف باتیں (۶) قادیانیت (۷) معرکہ ایمان ومادیت (۸) انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر (۹) ارکان اربعہ (۱۰) دستور حیات (۱۱) حضرت مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت (۱۲) تاریخ دعوت وعزیمت (۱۳) مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش۔

ولادت سے وفات تک: (۵ دسمبر ۱۹۱۳ء ......۳۱ دسمبر ۱۹۹۹ء)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کا رائے بریلوی کے ایک علمی خاندان سے تعلق تھا، جو مدت جدید سے دین اسلام کی نشرواشاعت، کتاب وسنت کے حفظ وبقاء اور شرک وبدعت ومحدثات کی تردید میں خدمات انجام دے رہا تھا، اس خاندان میں مصلح، مصنف اور داعی الی اللہ اور علماء بھی پیدا ہوئے، جنہوں نے اپنی زندگیاں اشاعت اسلام میں صرف کردیں۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی جو علی میاں کے نام سے معروف ہوئے۔ ۶ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ بمطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۱۳ء صوبہ اترپردیش کے ایک قصبہ رائے بریلی میں پیدا ہوئے، ان کے والد محترم کا اسم گرامی مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی تھا جو ایک جید عالم دین، عربی، فارسی اور اردو کے مشہور مصنف، طبیب حاذق اور صاحب دل بزرگ تھے، ندوۃ العلماء لکھنو کے ناظم بھی رہے اور ندوہ میں تدریس بھی فرماتے رہے۔ ان کی مشہور کتاب برصغیر کے علماء کے حالات ہیں "نزہۃ الخواطر" (عربی) جو آٹھ ضخیم جلدوں میں ہے اور اس میں (۴۵۰۰) باکمال علماء کا تذکرہ ہے اور یہ کتاب پہلی صدی ہجری سے ۱۴ ویں صدی ہجری تک کے علماء کے حالات پر مشتمل ہے۔ مولانا حکیم عبدالحی نے ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ بمطابق ۲ فروری ۱۹۲۳ء لکھنو میں انتقال کیا اور اپنے آبائی قبرستان رائے بریلی میں سپرد خاک کئے گئے۔

مولانا علی میاں کی تعلیم کا آغاز ۴ سال کی عمر میں قرآن مجید کی تدریس سے ہوا۔ سات سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید مکمل پڑھ لیا آپ کے ابتدائی استاد مسجد کے امام ومؤذن حافظ محمد سعید تھے۔ اس کے بعد باقاعدہ تعلیم کا آغاز مولانا عزیز الرحمان کی زیر نگرانی ہوا، جب علی میاں کی عمر (۱۰) سال ہوئی تو ان کے والد محترم مولانا حکیم عبدالحی حسنی نے انتقال کیا، اس لیے مولانا علی میاں اپنے برادر معظم مولانا حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی کی زیر تربیت آگئے۔ اس کے بعد مولانا علی میاں لکھنو تشریف لے آئے اور نواب نورالحسن خاں بن مولانا نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کوٹھی میں رہائش اختیار کی اور دو سال تک آپ کا قیام نواب صاحب کی کوٹھی میں رہا، لکھنو میں عربی تعلیم کا آغاز ہوا اور علامہ خلیل عرب سے مولانا علی میاں نے عربی

کتابوں میں سے خوب استفادہ کیا۔ مولانا علی میاں کی عربی تعلیم پر خاندان کے بعض بزرگوں نے ڈاکٹر سید عبدالعلی پر نکتہ چینی کی کہ علی میاں کو عصری تعلیم دلوانی چاہیے۔ ڈاکٹر سید عبدالعلی بڑے خاموش طبع اور کم گو واقع ہوئے تھے، جواب دیا کہ ہم علی میاں کو وہی تعلیم دے رہے ہیں جو والد محترم ان کو دے رہے تھے۔ یہ ایسا دوٹوک جواب تھا کہ ان لوگوں نے پھر کوئی بات نہ کی اور پھر زمانے نے دیکھ لیا کہ مولانا علی میاں کی عربی تعلیم ان کو کہاں سے کہاں لے گئی۔ علامہ خلیل عرب سے عربی تعلیم کے استفادہ کے سلسلہ میں مولانا علی میاں فرماتے ہیں کہ سبق سے ذرا بھی گرانی اور وحشت نہیں تھی، عرب صاحب کی پرلطف باتیں حوصلہ بڑھانے والی اور وحشت دور کرنے والی ظرافت، عملی مشق ان سب چیزوں نے اجنبی زبان کی وحشت اور دینی کتابوں کی ثقالت کو دور کر دیا تھا۔ [پرانے چراغ ۲۱۴/۱]

۵ تا ۷ نومبر ۱۹۲۶ء ندوہ کا سالانہ جلسہ کان پور میں منعقد ہوا، جس میں مولانا حکیم ڈاکٹر سید عبدالعلی صاحب نے شرکت کی اور مولانا علی میاں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اس وقت مولانا علی میاں کی عمر ۱۳ سال کی تھی اور عربی میں بڑی روانی سے گفتگو کر سکتے تھے، ڈاکٹر ذاکر حسین اور مولانا محمد بن یوسف سواتی کو جب معلوم ہوا کہ ایک ۱۳ سال کا لڑکا عربی میں بڑی روانی سے گفتگو کر سکتا ہے تو ان دونوں (ڈاکٹر ذاکر حسین خاں اور مولانا محمد سواتی) نے مولانا علی میاں کو بلوا کر امتحان لیا۔

مولانا علی میاں نے اس اجلاس میں جن مشاہیر و علماء کی پہلی بار زیارت کی ان میں مولانا محمد علی جوہر، مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان، مولانا ظفر علی خاں، مولانا محمد سلیمان پھلواروی اور علامہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اگست ۱۹۲۷ء میں علامہ خلیل عرب کی تحریک پر مولانا علی میاں لکھنؤ یونیورسٹی میں داخل ہوئے اور دو سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد گولڈ میڈل حاصل کیا۔ جون ۱۹۲۹ء میں اپنے پھوپھا مولانا سید طلحہ صاحب استاد اورنٹیل کالج لاہور کی دعوت پر مولانا علی میاں نے لاہور کا پہلا باقاعدہ سفر کیا، اس وقت مولانا علی میاں کی عمر ۱۶ سال کی تھی۔ مولانا سید طلحہ صاحب نے مولانا علی میاں کو ہر طبقہ کے اہل کمال سے ملایا، حفیظ جالندھری کے ساتھ مجلس ہوئی اور علامہ اقبال سے بھی پہلی ملاقات ہوئی اور ان کی نظم ''چاند'' کا عربی ترجمہ دکھایا اور علامہ اقبال یہ عربی ترجمہ دیکھ کر بہت حیرت زدہ ہوئے۔ مولانا علی میاں فرماتے ہیں کہ میں نے اس سفر میں مولانا طلحہ صاحب کی بدولت جو کچھ سیکھا اور دیکھا اس سے اپنی پوری زندگی میں فائدہ اٹھایا، ان کا احسان کبھی نہیں بھول سکتا، کیونکہ وہی حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تعارف و تعلق کا ذریعہ بنے اور ان کی شفقتوں و خصوصی توجہات کی سعادت حاصل ہوئی، جس کا میری زندگی پر بہت گہرا اثر اور دیرپا نقش ہے۔ [کاروان زندگی ۱۰۸/۱]

جولائی ۱۹۱۹ء میں حدیث نبوی کی تحصیل کے لیے:

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں داخل ہوئے اور مولانا حیدر حسن خاں ٹونکی شیخ الحدیث ندوۃ العلماء سے کتب حدیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی حرفاً حرفاً پڑھیں، تفسیر بیضاوی کا کچھ حصہ اور منطق کے کچھ اسباق بھی پڑھے۔ مولانا علی میاں کے ساتھ جن دوسرے طلباء نے مولانا حیدر حسن خاں سے حدیث نبوی ﷺ میں استفادہ کیا وہ تھے۔ مولانا محمد ناظم ندوی، مولانا محب اللہ ندوی، مولانا حافظ محمد عمران ندوی، مولانا محمد اویس ندوی اور مولانا سید ابوبکر حسنی۔ ستمبر ۱۹۳۰ء میں علامہ تقی الدین الہلالی المراکشی عربی ادب کے استاد مقرر ہو کر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تشریف لائے، مولانا علی میاں نے ان سے بھرپور استفادہ کیا، علامہ ہلالی مولانا علی میاں سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے اور ان پر خصوصی توجہ دیتے تھے، علامہ ہلالی اکثر اپنے اسفار میں مولانا علی میاں کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔

ایک دفعہ علامہ ہلالی اپنے استاد مولانا عبدالرحمان محدث مبارکپوری صاحب ''تحفۃ الاحوذی'' سے ملاقات کے لیے مبارک پور تشریف لے گئے تو مولانا علی میاں کو اپنا شریک سفر بنایا تو مولانا علی میاں نے حضرت محدث مبارکپوری سے حدیث کی سند و اجازت حاصل کی۔

[سوانح مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی ص ۱۲۰، ۱۲۱]

اسی دور میں مولانا علی میاں نے اپنے برادر اکبر مولانا حکیم ڈاکٹر سید ابوالعلی کی تحریک پر عربی مضمون نگاری کی طرف توجہ کی، اسی زمانہ میں ہفت روزہ ''توحید'' جو امرتسر سے مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کی ادارت میں شائع ہوتا تھا اس میں مولانا محی الدین احمد قصوریؒ کا ایک مضمون ''ہندوستان کا مجدد اعظم'' کئی قسطوں میں شائع ہوا، مولانا علی میاں نے اپنے برادر اکبر کے حکم سے اس کا عربی ترجمہ بنام ''ترجمۃ الامام السید احمد بن عرفان الشہید'' کیا اور علامہ سید رضا مصری ایڈیٹر المنارہ قاہرہ (مصر) کو بھیجا مولانا علی میاں کی عمر اس وقت ۱۶ سال کی تھی۔

مولانا علی میاں فرماتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر ایک ہندی طالبعلم کا کیا اعزاز ہو سکتا ہے کہ اس کا رسالہ علامہ رشید رضا مصر سے شائع کریں، تھوڑے عرصہ میں ''ترجمۃ الامام السید احمد بن عرفان الشہید'' کے عنوان سے وہ ایسا رسالہ چھپ کر آ گیا اور میری خوشی کی کوئی حد نہ رہی، میری

عمر اس وقت ۱۶ سال کی ہی ہوگی۔[کاروان زندگی ۱/۱۱۸، ۱۱۹]

۱۹۳۱ء میں مولانا علی میاں نے دوبارہ لاہور کا سفر کیا اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری کے درس قرآن اور حجۃ اللہ البالغہ کے درس میں شرکت فرمائی۔ مولانا احمد علی کے درس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مولانا کے درس کے تین بڑے اہم مرکزی مضمون تھے، عقیدہ توحید کی وضاحت جو ہر قسم کے مشرکانہ اثرات ورسوم سے پاک تھی اور جس میں ان کا طرز مولانا شاہ اسماعیل شہیدؒ سے بہت ملتا جلتا تھا، یہ چونکہ خود اپنے خاندانی مسلک کے ترجمانی کی تائید تھی اس لیے دل نے اس کا خوب ذائقہ دیا۔ دوسرا مرکزی مضمون اہل اللہ کے موثر اور دل آویز واقعات بالخصوص جب وہ اپنے سلسلہ کے مشائخ کا دلنشین ودلپذیر تذکرہ کرتے تو معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے ان کے دل کا ساز چھیڑ دیا ہے، قدرۃً اس کا اثر سننے والوں پر پڑتا تھا اور بجلی کے کرنٹ کی طرح جسم وجان میں دوڑ جاتا تھا اور تیسرا مرکزی مضمون جذبہ جہاد تھا۔[پرانے چراغ ۱/۱۴۱] لاہور میں ایک سال کے قیام کے واپس اپنے وطن لکھنؤ تشریف لے گئے اور ۱۹۳۲ء دیوبند میں مولانا حسین احمد مدنی کے درس حدیث میں شرکت کی، دیوبند میں چار ماہ قیام کے بعد مولانا علی میاں واپس لکھنؤ تشریف لے گئے اور وہاں سے دوبارہ لاہور کا سفر کیا اور مولانا احمد علی لاہوری کے درس قرآن کی تکمیل کی۔

یکم اگست ۱۹۳۴ء کو مولانا علی میاں دارالعلوم ندوۃ العلماء میں تفسیر وادب کے استاد کی حیثیت سے تقرر ہوا اور مبلغ ۳۰ روپے ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی، درس تفسیر کے سلسلہ میں مولانا علی میاں فرماتے ہیں کہ میں نے کتب خانہ سے تفسیر کی قدیم کتابیں اور اہم بنیادی ماخذ لے آیا، ان میں سے بعض تفسیریں مثلاً ''کشاف'' ''معالم التنزیل'' بغوی ومدارک، تقریباً لفظاً لفظاً پڑھیں۔ جدید تفاسیر میں ''تفسیر المنار'' پھر مولانا آزاد کے ترجمان القرآن سے پورا استفادہ کیا، تدریس اور طلباء کے سوالات کے جواب میں علامہ آلوسی کی روح المعانی سے سب سے زیادہ مدد ملی، جدید معلومات اور تقابلی مطالعہ کے سلسلہ میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی سے خط وکتابت شروع کی اور سوالات کے حل میں ان سے مدد ملی، اس کے لیے کئی بار دریا آباد حاضر ہوئے اور مولانا سے استفادہ کیا۔[کاروان زندگی ۱/۱۴۷]

۱۹۳۷ء (نومبر) کو مولانا علی میاں نے لاہور کا سفر کیا اور ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ بمطابق ۲۲ نومبر ۱۹۳۷ء کو اپنے پھوپھا مولانا سید طلحہ اور اپنے ایک عزیز سید ابراہیم حسنی کی معیت میں علامہ اقبال سے آخری ملاقات کی، اس ملاقات میں علامہ اقبال نے بڑا وقت دیا۔

۱۹۳۸ء میں مولانا علی میاں اپنی کتاب ''سیرت سید احمد شہید'' مکمل کر چکے تھے اور ۱۹۳۹ء میں یہ کتاب چھپ کر مارکیٹ میں آگئی اور اس کتاب کا مقدمہ علامہ سید سلیمان ندوی نے تحریر فرمایا اور یہ مقدمہ سید سلیمان ندوی کی تحریروں میں خاص اہمیت کا حامل ہے، علاوہ ازیں اس کتاب میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے تاثرات بھی شامل ہیں۔

۱۹۴۰ء میں علامہ سید سلیمان ندوی کی تحریک ماہنامہ 'الندوہ' کا دوبارہ اجراء ہوا تو اس کی ادارت مولانا عبدالسلام قدوائی ندوی کی سپرد ہوئی مولانا علی میاں نے اس رسالہ میں ''مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں'' کے عنوان سے ایک سلسلہ شروع فرمایا جس میں اس وقت کے بعض کبار علماء نے مضامین تحریر کئے، افسوس ہے کہ یہ رسالہ خریداروں کی کمی کی وجہ سے فروری ۱۹۴۳ء میں بند ہوگیا۔

۱۹۴۱ء میں مولانا سید مودودی کی تحریک پر جماعت اسلامی میں شمولیت اختیار کی اور اس سلسلہ میں لاہور تشریف لائے۔ ۱۹۴۳ء میں جامعہ علمیہ دہلی میں ڈاکٹر ذاکر حسین خاں، ڈاکٹر عابد حسین اور پروفیسر محمد مجیب کی موجودگی میں مذہب وتمدن کے عنوان سے مقالہ پڑھا اور اس جلسہ کی صدارت مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے فرمائی تھی۔ ۱۹۴۳ء میں بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کر لی۔ ۱۹۴۷ء میں مولانا علی میاں نے اپنی والدہ محترمہ، ہمشیرہ صاحبہ اور بھانجے سید محمد ثانی حسنی کے ہمراہ پہلا حج کیا۔

۱۹۵۴ء میں مولانا علی میاں نے پاکستان کا دوسرا سفر کیا تو ان کے دیرینہ رفیق ودوست مشہور اہلحدیث عالم مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے ان کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی۔ جس کے بارے میں مولانا علی میاں لکھتے ہیں کہ تقسیم کے بعد ایک مرتبہ میں لاہور حاضر ہوا تو ہمارے فاضل دوست مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب اور ان کے رفقاء نے ازراہ محبت جامعہ سلفیہ میں میرے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی اور اپنی جماعت کے ممتاز لوگوں اور فضلاء ندوہ کو مدعو کیا، میں حاضر ہوا تو میری حیرت وندامت کی انتہاء نہ رہی اور مجھے وہاں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا اور مولانا داؤد غزنوی صاحب نے جو میرے اساتذہ اور بزرگوں کی صف میں تھے خود پڑھا، یہ ان کی بے نفسی اور تواضع کی انتہاء تھی اور اس سے اس تعلق کا اندازہ ہوسکتا ہے جو ان کو حضرت سید صاحب اور ان کے خاندان اور مسلک سے تھا۔[پرانے چراغ ۲/۲۷۹]

(جاری ہے)

مرزا قادیانی اور الوہیت کا دعویٰ

مولانا لیاقت علی باجوہ

مرزا غلام احمد قادیانی کیونکہ ذہنی مریض تھا اس لیے وہ کبھی گھڑی کی چابی نہیں دے سکتا تھا، گھڑی کا ٹائم انگلی رکھ رکھ کر ہندسے گنتا تھا، جوتا دایاں بائیں پاؤں میں اور بایاں دائیں پاؤں میں پہن لیتا تھا، جرابیں بھی ٹھیک نہیں پہن سکتا تھا، صدری ٹوپی عمامہ رات کو تکیہ کے نیچے رکھ لیتا تھا، واسکٹ کے بٹن ہمیشہ چاکوں سے جدا رہتے تھے۔

الغرض جو انسان مریض ہو وہ ہی ایسے دعوے کر سکتا ہے کبھی اپنے آپ کو مجدد کہتا ہے، اس کے بعد مثیل مسیح پھر عیسیٰ بن مریم کا دعویٰ کرتا ہے پھر مسیح موعود، کبھی غیر تشریعی نبی کا دعویٰ اور کبھی تشریعی نبی کا دعویٰ، کبھی محمد ہونے کا دعویٰ، کبھی عین محمد (ﷺ) کا دعویٰ اور کبھی محمد رسول اللہ (ﷺ) سے بھی افضل ہونے کا دعویٰ، ان سارے دعوؤں کے باوجود بھی مرزا کا ذہنی جنون مطمئن نہ ہوا تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اندر خدائی صفات، تعلقات اور بعد میں خدائی دعویٰ ہی کر دیا۔

چنانچہ آیئے آپ بھی دیکھیں اور پڑھیں کہ مرزا قادیانی نے خالق کائنات کی کن کن لفظوں میں گستاخیاں کی ہیں۔

(۱) مرزا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام کیا ہے کہ ''الت منی بمنزلة ولدی'' تو میری اولاد کی طرح مجھے ہے یعنی بہ منزلہ اولاد کے ہے۔ (نعوذ باللہ) (حقیقۃ الوحی ص:۸۶)

حالانکہ سورۃ اخلاص میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے صاف اعلان کر دیا ہے کہ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ''نہ اللہ کسی کی اولاد ہے اور نہ اللہ کی کوئی اولاد ہے۔''

(۲) اے مرزا تو مجھ سے ایسا ہی ہے جیسے میرے کان۔ [اخبار بدر قادیان ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ تذکرہ ص ۶۳۷ طبع چہارم]

(۳) کبھی مرزا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کہا ہے ''انما امرک اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون'' یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ [البشریٰ جلد ۲ ص ۹۴ تذکرہ ۵۲۵ براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۹۵]

(۴) میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ [کتاب الہدایہ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۰۳، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۵) خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ [البشریٰ جلد ۱ ص ۵۶ مجموعہ الہامات مرزا منظور قادیانی]

(۶) وہ خدا جس کے قبضے میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح آؤں گا۔ [تجلیات ص ۱، مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۹ جلد ۳۰، از مرزا]

(۷) اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ [البشریٰ جلد دوم ص ۱۰۴، ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵، از مرزا قادیانی]

(۸) میں وہ خدا ہوں جو قادیان میں نازل ہوا۔ [کتاب الہدایہ خزائن ص ۱۰۴، جلد ۱۳]

(۹) میں (خدا) خطا کروں گا، میں اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں۔ [البشریٰ جلد ۲ ص ۸۹ مجموعہ الہامات خزائن احمدیہ از منظور قادیانی]

(۱۰) وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔ [سراج منیر ص:۶۶ مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۷ جلد ۱۲، از مرزا]

(۱۱) میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثیل کے طور پر دیکھا کہ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا: جے تو میرا ہوئیں سب جگ تیرا ہو۔ [تذکرہ ص ۱۷۴، از مرزا قادیانی]

(۱۲) حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا مجھے خدا اس طرح مخاطب کرتا ہے اور مجھ سے اس طرح کی باتیں کرتا ہے کہ اگر ان میں سے کچھ تھوڑا سا بھی ظاہر کر دوں تو یہ جتنے معتقد نظر آتے ہیں سب پھر جاویں۔ [سیر الہدی ص ۳۲ حصہ اول از مرزا بشیر احمد قادیانی ایم اے]

(۱۳) مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ ''اسلامی قربانی'' ص ۱۲ پر لکھتا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشفی حالت آپ پر طاری ہوگئی گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت (قوت مردی) کا اظہار فرمایا ہے۔ (نعوذ باللہ) سمجھنے والے کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔

(۱۴) میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ [آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۳ مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۶۳ جلد ۵، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۱۵) خدا عرش پر تیری (مرزا قادیانی) کی تعریف کرتا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرے پر درود بھیجتے ہیں۔ [رسالہ درود شریف بحوالہ اربعین نمبر ۲ ص ۱۵ تا ۱۸، نمبر ۳ ص ۲۴ تا ۲۸، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۱۶) میں خدا نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔ [البشریٰ جلد ۱ ص ۵۶۷۹، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۱۷) خدا نے فرمایا: اے غلام احمد تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ [اربعین نمبر ۶ ص ۳۵۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۳۸۶]

(۱۸) خدا مجھ سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔ [رسالہ دافع البلاء ص ۶ مندرجہ روحانی خزائن ۱۸] خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ تیرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ کان اللہ نزل من السماء گویا خدا آسمانوں سے اترا ہے۔ [حقیقۃ الوحی ص ۹۵ خزائن ۹۸، ۹۹]

(۱۹) خدا کلنکی کو ہے انت منی بمنزلۃ بروزی تو مجھ (خدا) سے ایسا ہے جیسا کہ خدا ہی ظاہر ہوگیا ہوں۔ [تذکرہ ص ۶۰۴ طبع ۳۴]

(۲۰) خاطبنی اللہ بقولہ اسمع یا ولدی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے۔ [البشریٰ جلد ۱ ص ۴۹]

(۲۱) انت بمنزلۃ عرشی تیری منزلت نزا ایک ایسی ہے جسے خلقت نہیں جانتی تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے۔ [البشریٰ جلد دوم ص ۹۰، ص ۱۳۵ و تذکرہ ۷۲۸، ۷۷۱، ۷۲۹]

(۲۲) سرن سری "دیرا بھید میرا بھید ہے۔" [البشریٰ جلد دوم ص ۱۳۷]

(۲۳) میرا نام ابن مریم رکھا گیا اور عیسیٰ کی روح مجھ سے نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا، آخر کئی مہینوں کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ [کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷ مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۰ جلد ۱۹]

(۲۴) مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔ [رسالہ دافع البلاء ص ۶، مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۲۱ جلد ۱۸]

(۲۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے غلام احمد تیرا نام پورا ہوجائے گا بیشتر اس کے کہ میرا نام پورا ہو۔ [انجام آتھم ص ۵۶، از مرزا غلام احمد قادیانی]

(۲۶) خدا میرے وجود میں داخل ہوگیا اور میرا غضب اور رحم تلخی اور شیرینی اور حرکت و سکون سب اس کا ہوگیا اس حالت میں میری زبان پر جاری تھا کہ ہم ایک نیا نماز اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں، سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاء حق کے مطابق ترتیب اور تفریق کی اور میں دیکھتا ہوں کہ میں خلق پر قادر ہوں پھر میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔ [کتاب البریہ ص ۱۷۸، از مرزا]

(۲۷) خدا نے میرا نام متوکل رکھا، خدا میری حمد کرتا ہے اور مجھ پر رحمت بھیجتا ہے۔ [ضمیمہ تریاق القلوب ص ۱۷۲، از مرزا]

(۲۸) خدا نے فرمایا: مرزا کی زبان سے جو کچھ جاری ہوا وہ میری زبان سے ہے۔ [حقیقۃ الوحی ص ۱۱۶، از مرزا]

(۲۹) خدا نے فرمایا: اے مرزا میں نے تجھے اپنے نفس کے لیے پیدا کیا، زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہیں جیسے میرے ساتھ ہیں تو میرے پاس بمنزلہ توحید اور تفرید کے لیے ہے۔ [رسالہ انجام آتھم ص ۵۶]

(۳۰) خدا نے فرمایا کہ اے مرزا خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہوتا ہے۔ [ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۰۱]

(۳۱) خدا نے مجھ سے کہا کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان کو پیدا ہی نہ کرتا۔ [رسالہ دافع البلاء ص ۱۱۷، از مرزا]

(۳۲) خدا فرماتا ہے کہ یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا جو کچھ تم سنتے ہو خدا کی وحی ہے۔ [اربعین نمبر ۳ ص ۱۳۶، از مرزا قادیانی]

(۳۳) کہ وہ پاک ذات وہی ہے جس نے تجھے (مرزا) رات میں سیر کرائی [حقیقۃ الوحی ص ۷۸، از مرزا]

(۳۴) بلاشبہ تیرا ہی حکم ہے (مرزا کا) جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ [البشریٰ جلد دوم ص ۹۷، از مرزا]

قارئین کرام! یہ ہے لعنتی مرزا قادیانی کی خالق کائنات کی شان میں گستاخیوں کی ایک چھوٹی سی جھلک۔ میں اپنے مسلمان بھائیوں سے بھی درخواست کروں گا کہ قادیانیوں سے میل جول رشتہ داری کا تعلق بالکل ختم کردو، میں قادیانیوں سے بھی عرض کرتا ہوں کہ تم بھی مرزا قادیانی پر لعنت بھیجو اور اپنے خالق و مالک رب کائنات اللہ احکم الحاکمین کا حکم مانو اور جس ذات مقدس کو اللہ احکم الحاکمین نے آخری نبی بنا کر بھیجا ہے تم بھی اس نبی مکرم حضرت محمد ﷺ کے سچے تابعدار بن جاؤ، تاکہ تم جہنم کی آگ سے بچ کر جنت کے حقدار بن جاؤ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم ﷺ کا سچا حب دار و تابعدار بنائے۔ آمین

بے نماز کا عبرت ناک انجام

ابو ثوران محمد سلیمان شاکر، گوجرانوالہ

اللہ رب العزت نے انسان کو تمام مخلوقات پہ برتری عطا فرمائی اور حسن کائنات کی تمام رنگینیوں کو اس کے تابع کر دیا، ہواؤں کا چلنا، دریاؤں کی روانی، بادلوں کا مسخر ہونا، موسموں میں تغیر و تبدل، زمین کے خاکی فرش سے مختلف انواع اقسام کے میوہ جات پھل اور پھول، آسمان کی نیلی چرخ فام سے بارشوں کو ابر رحمت بنا کر برسانا، ٹمٹماتے ستاروں کی تمازت، سورج کی آفتابی کرنیں اور چاند کی ماہتابی حلاوت الغرض یہ ساری کائنات اولاد آدم کے لئے سامان زینت بنائی مگر اس کی تخلیق کا مقصد بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون o میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ (سورۃ الذاریات: 56) سفر معراج میں آسمان کی رفعتوں پر اپنے محبوب کو مدعو کر کے تحفہ نماز دینے میں بھی یہ راز مضمر تھا کہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرے اور حکم الٰہی سمجھ کر بجالائے گا یہی بلندیاں اس کا مقدر بن جائیں گی اور خالق کائنات اس کو ممتاز فرما دیں گے۔

نماز دین کا بنیادی جزو ہے:

اسلام قبول کرنے کے بعد سب سے پہلا حکم نماز کا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے: بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والحج وصوم رمضان. اسلام کی بنیاد 5 چیزوں پر ہے 1۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں 2۔ نماز قائم کرنا 3۔ زکوۃ ادا کرنا 4۔ حج کرنا 5۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ ﴿بخاری: صفحہ 6 جلد 1﴾

نماز اسلام کا ستون ہے اور ستون کے بغیر کسی بھی عمارت کا کھڑا ہونا ممکن نہیں لہٰذا جو شخص نماز کا پابند نہیں گویا کہ اس کا کوئی مذہب نہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص ملاقات کے لئے آیا اس وقت آپ نماز پڑھا رہے تھے وہ پیچھے ہی بیٹھ گیا آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس سے پہلا سوال یہی کیا ''کیا تو مسلمان نہیں؟'' یعنی آپؐ نے یہ بات سمجھائی کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ مسلمان نہیں۔

تمام انبیاء نمازی تھے:

تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء نمازی تھے، حضرت ابراہیم کے بارے قرآن اعلان کرتا ہے کہ جب انہوں نے اپنی بیوی اور بچے کو صحرائے مکہ میں چھوڑا تو دعا کی: ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوۃ. اے میرے پروردگار میں نے اپنی اولاد کو اس وادی میں جہاں کوئی کھیتی نہیں تیرے عزت والے گھر کے قریب لا کر چھوڑ دیا ہے اے میرے پروردگار، تاکہ یہ نمازی بن جائیں ﴿سورۃ ابراہیم: آیت 37﴾ پھر حضرت ابراہیم اکثر یہ دعا کیا کرتے: رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاء اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما اور ہماری دعا قبول کر۔

(سورۃ ابراہیم: آیت 41)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پھر اسی وجہ سے مرتبہ دیا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ''جب میں معراج پہ گیا تو بیت المعمور جہاں فرشتے طواف کرتے ہیں اس کی دیوار کے ساتھ ایک بزرگ آنکھیں بند کئے ٹیک لگا کر بیٹھے ہیں، میں نے جب انہیں قریب سے دیکھا تو وہ بالکل میری شکل وصورت جیسے تھے میں بڑا حیران ہوا کہ یہ بزرگ کون ہیں جن کی صورت مجھ سے اتنی ملتی ہے میرے سوال پر جبرائیل نے جواب دیا یہ حضرت ابراہیم ہیں جو ہر وقت یہیں تشریف فرما رہتے ہیں جہاں جو فرشتہ ایک مرتبہ طواف کے لیے داخل ہو جائے تو دوبارہ قیامت تک اس کی باری نہیں آتی،، اللہ نے نماز کے قائم کرنے اور اپنی اولاد کی تربیت انہی بنیادوں پر کرنے کی وجہ سے آپ کو یہ فضیلت عطاء فرمائی، قرآن مجید کئی ایک جید انبیاء کا تذکرہ کرنے کے بعد اعلان کرتا ہے: اذا تتلی علیھم ایت الرحمن خروا سجدا وبکیا. یہ انبیاء وہ ہیں جب ان کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔ (سورۃ مریم: 58)

مفسرین لکھتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے اللہ کے تمام انبیاء سجدہ بجالانے والے یعنی نمازی تھے۔

شمع رسالت کے پروانوں کی نماز سے محبت:

صحابہ کرامؓ نماز سے اس قدر محبت رکھتے گویا کہ انہیں دنیا کی ہر چیز سے زیادہ نماز عزیز تھی، حضرت ابوطلحہ انصاریؓ ایک دن اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک خوبصورت چڑیا نے باغ میں چہکنا شروع کر دیا اور آپ کی توجہ اس کی طرف ہو گئی اور نماز بھول گئے اس بات کا ان کے دل پر اتنا اثر ہوا کہ فوراً رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی جس باغ کی وجہ سے میری نماز میں خلل واقع ہو مجھے اس کی ضرورت نہیں، آپ ﷺ گواہ

ہو جائیں میں نے یہ باغ اللہ کی راہ میں وقف کر دیا (حیلۃ الصحابۃؓ: جلد 3 صفحہ 113) یہ تو تھا وطیرہ ان نفوس قدسیات کا جنہوں نے اپنی زندگی اس شعر کے مصداق بن کر گزاری۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لئے نمازی

لیکن ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جن کا طرز حیات نہ صرف اپنے اسلاف کے متضاد ہے بلکہ اپنے نفس کی پیروی میں ان تعلیمات کو بھی فراموش کر بیٹھے جو انکے لئے مشعل راہ تھیں۔ ارشاد خداوندی ہے **فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوت فسوف یلقون غیا.** پس ان کے بعد آنے والے ایسے آئے جو نمازوں کو برباد کرتے اور اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں پس وہ ہلاکت میں ڈالیں جائیں گے۔ (سورۃ مریم:59)

نماز ہی اسلام کی سب سے بڑی نشانی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ.** مومن اور کافر کے درمیان نماز کا فرق ہے۔

بے نماز مشرک:

قرآن مجید نے بے نماز کو مشرک جیسے قبیح شخص سے تعبیر کیا ہے **واقیموا الصلوۃ ولا تکونو مع المشرکین.** نماز قائم کرو اور مشرک نہ بنو۔ (سورۃ الروم:31) رسول اکرم ﷺ نے اس کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: **لیس بین العبد والشرک الاترک الصلوۃ فاذاترکھا فقداشرک.** بندے اور مشرک کے درمیان نماز کا فرق ہے اگر اسے چھوڑ دے تو گویا اس نے شرک کیا۔ ﴿سنن ابن ماجہ﴾

جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن شقیقؒ کا فرمان نقل ہے کہ صحابہ کرامؓ اور کسی چیز کے ترک کو کفر نہ سمجھتے ماسوائے نماز کے، یعنی تمام صحابہؓ اس بات پر متفق تھے کہ بے نماز کافر ہے۔

بے نماز برباد ہوگیا:

پانچوں نمازیں تو دور ذرا دل تھام کے ایک نماز کے تارک کا انجام سن لیں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **الذی تفوتہ صلوۃ العصر فکانماوتر اھلہ ومالہ.** جس عصر کی نماز فوت ہوگئی تو گویا کہ اس کا اہل خانہ اور مال ہلاک ہوگیا۔ (صحیح بخاری: 1\78) نبی کریم ﷺ نے بے نماز کی قباحتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اتنی سختی فرمائی آپ فرمایا کرتے میرا جی چاہتا ہے اپنے نوجوانوں سے کہ کے لکڑیوں کو آگ لگواؤں اور ایسے لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز کے لئے (مسجد میں) حاضر نہیں ہوتے ﴿جامع ترمذی: ابواب الصلوۃ﴾

بے نماز بدبخت ہے:

حقیقت میں بد بخت ہے وہ شخص جس کو اپنے خالق کے حضور جھکنا نصیب نہیں اسی لئے محمد عربی ﷺ نے فرمایا **بحسب المومن من الشفاء والخیبۃ ان یسمع الموذن یثوب بالصلوۃ فلا یجیبہ.** مومن کے نقصان اور بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ اسے نماز کے لئے بلایا جائے اور وہ نماز نہ پڑھے۔ ﴿الترغیب والترھیب: ص 203 بحوالہ طبرانی﴾

بے نماز اسلام سے خارج:

حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے چند وصیتیں فرمائی۔ (1) تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہیں جلا دیا جائے یا تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کردئے جائیں یا تمہیں پھانسی پہ لٹکا دیا جائے (2) نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑے وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہوگیا (3) گناہ کے مرتکب نہ ہونا کیونکہ یہ غضب الٰہی کا سبب ہے (4) شراب نہ پینا کیونکہ یہ تمام برائیوں کی سردار ہے ﴿الترغیب والترھیب: صفحہ 259 بحوالہ طبرانی﴾

بے نماز اللہ کے ذمہ سے خارج:

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگر تجھے جلا بھی دیا جائے، اپنے والدین کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ تجھے تیرے مال اور ہر چیز سے نکال دیں اور جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے قصداً نماز ترک کی وہ اللہ کے ذمہ سے بری ہوگیا۔

(الترغیب والترھیب: صفحہ 261 بحوالہ طبرانی اوسط)

لوگو! خدارا اپنے احوال کی اصلاح کرو ایک دن مالک حقیقی کے سامنے جواب دہ ہونا ہے وہاں جب تک اپنی عمر، جوانی، مال اور عمل کے بارے نہ بتاؤ گے نجات نہ ہو سکے گی اپنے مقصد حیات کو پہچان کر گزرے گناہوں پر نادم ہوں اور رجوع الی اللہ کرتے ہوئے اپنے غفور الرحیم کے در اقدس پر دستک دیں ان شاء اللہ حقیقی لذت اور ایمان کی حلاوت نصیب ہوگی کیونکہ

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

آہ! استاذ محترم حافظ عبدالمنان نورپوریؒ

قاری اشتیاق احمد

دل آہیں بھر بھر روتا ہے جب یاد شیخ کی آتی ہے
کچھ زور نہیں مجبوروں کا یہ ریت نبھائی جاتی ہے

بندہ ناچیز کو زندگی میں کئی صدمات پہنچے ہیں مثلاً والدین کی وفات کا صدمہ اور اکلوتے چچاجان کی وفات کا غم وغیرہ۔ لیکن استاد محترم حافظ عبدالمنان نورپوریؒ کی وفات نے تو انتہاء کردی۔ میرے تمام اساتذہ اپنی جگہ قابل احترام ہیں میں ان تمام کا ممنون ہوں ان سب سے مجھے فائدہ پہنچا ہے کیونکہ ہر پھول کی اپنی ہی ایک خوشبو ہوتی ہے لیکن ان تمام سے بڑھ کر دینوی واخروی اعتبار سے جتنا فائدہ مجھے فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالمنان نورپوریؒ سے ہوا ہے کسی دوسرے استاد سے اس قدر حاصل نہیں ہوا۔ گاہے بگاہے میں استاذ محترم کے پاس جاتا، کئی مسائل اور کتابوں کی عبارات حل کرتا، میں نے جتنی دفعہ بھی ان سے وقت مانگا انہوں نے انکار نہیں کیا خواہ ٹیلی فون کے ذریعے ہی ہو، اور تسلی بخش جواب دینے کے علاوہ ضیافت کا بھی خوب اہتمام کرتے اگرچہ مسئلہ بتاتے ہوئے ان کا لہجہ قدرے سخت محسوس ہوتا لیکن بعد میں خوشی کا اظہار بھی کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اپنے کچھ ساتھیوں سے اس بات کا اظہار کر چکا ہوں کہ اب دنیا میں جینا مشکل ہو گیا ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ شیخ صاحب گونہ صفات سے متصف تھے، ان کے جس پہلو کو بھی لیا جائے نمایاں ہی نظر آئے گا۔ ہم سب سے پہلے شیخ صاحب کے علم وتقویٰ اور مسائل میں علماء وعوام الناس کے ان پر اعتماد کے حوالے سے بات کریں گے۔

گرمی ہو یا سردی شیخ صاحب ہر سوموار، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا کرتے تھے، ان دنوں میں جب بھی حافظ صاحب سے ملا تو ان کو روزہ کی حالت میں پایا۔ اس کے علاوہ ذوالحج کے پہلے نو دن اور اسی طرح محرم الحرام اور شعبان المعظم کے روزے رکھتے تھے۔ ہمارے مدرسہ جامعہ دارالعلوم المحمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور میں تقریب بخاری کے موقع پر جتنی بار بھی آئے شعبان کے مہینے میں اتوار کے دن آئے اور وہ روزے کی حالت میں ہی ہوتے۔

ایک دفعہ جمعرات کے دن کچھ مسائل کے حل کے لیے میں حافظ صاحب کے گھر گیا، بعدازاں میں نے عرض کیا استاد جی! آپ بیمار ہونے کے باوجود اس قدر روزے رکھتے ہیں تو تنگی تو ہوتی ہوگی؟ فرمانے لگے کچھ بھی نہیں ہوتا، میں نے پھر عرض کیا کہ روزے کی حالت میں سارا دن بولنا بھی ہوتا ہے یہ آپ ہی کی ہمت ہے، کہنے لگے بولنا تو ہوتا ہی ہے لیکن اگر میں روزہ نہ بھی رکھوں تو کھانا دو وقت ہی کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ ہم کیا چیز ہیں ہمارے استاذ حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ تو صوم داؤدی کے پابند تھے یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن ناغہ۔ ہمارے محلے کی مسجد کے ایک خطیب صاحب جو کہ حافظ صاحب کے شاگرد نہیں لیکن آپ کے معتقد ہیں کہنے لگے کہ استاد جی! آپ مسلسل روزے رکھتے ہیں جبکہ آپ مریض بھی ہیں اور اس طرح تو شوگر زیادہ ہو جاتی ہے جبکہ ڈاکٹروں نے بھی آپ کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے تو فرمانے لگے کہ ڈاکٹروں نے ہی روزے سے روکا ہے نا، اللہ رب العزت نے تو نہیں روکا؟

حافظ صاحب تہجد اور اشراق کے بھی پابند تھے ان کے بڑے بیٹے عبدالرحمٰن ثانی صاحب سے میں نے پوچھا کہ حافظ صاحب کتنے بجے اٹھتے ہیں انہوں نے بتایا کہ جب سحری کی اذان ہوتی ہے اس وقت سے اٹھ جاتے ہیں۔ آپ ظہر کی بارہ رکعات کی پابندی کرتے اور دوسروں کو ترغیب دیتے ہوئے حدیث سناتے من صلی اربعا قبل الظھر واربعا بعدھا حرمہ اللہ علی النار. جس شخص نے ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعات پڑھیں اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کردیں گے۔ ادائیگی جمعہ کی خاطر کافی دیر پہلے ہی مسجد میں تشریف لے جاتے بقدر استطاعت نماز پڑھتے اور پھر ذکر اذکار میں مشغول ہو جاتے اور فرائض سے پہلی اور بعد والی سنتیں ضرور ادا کرتے۔ عموماً جمعہ کی اور عشاء کی نماز کے بعد سوال وجواب کی نشست شروع ہو جاتی، بسا اوقات مجلس طویل ہو جاتی اور جب برخاست ہوتی تو شیخ صاحب ادھر ہی سنتیں ادا کرنے کے بعد گھر جاتے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ محمدیہ چوک نیائیں میں، جس بڑی مسجد میں امام تھا، رمضان المبارک میں اس مسجد کے قریب بعد از نماز عصر شیخ محترم کا درس قرآن تھا، درس کے بعد سوال و

جواب کی نشست ہوئی تو اسی دوران افطاری کا وقت قریب آ گیا جامعہ محمدیہ کے انتظامیہ میں سے ایک شخص کے ہاں ضیافت کا انتظام تھا اس میں میں بھی مدعو تھا، میزبان نے شیخ صاحب کو افطاری کے لیے گھر جانے کو کہا تو حافظ صاحب فرمانے لگے کہ اگر ہم گھر چلے گئے تو نماز میں تاخیر ہو جائے گی کیوں نہ ایسا کریں کہ افطاری ادھر ہی کرتے ہیں۔ (کیسی سادہ زندگی تھی یاران لوگوں کی)

ایک دفعہ سورج گرہن لگنا تھا تو حافظ صاحب نے اپنے محلے والی مسجد قدس میں اعلان کروا دیا کہ آج سورج گرہن لگے گا اور نماز پڑھائی جائے گی، سب سے پہلے شیخ الحدیث مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ مہتمم جامعہ محمدیہ سے اجازت طلب کی اور جب گرہن شروع ہوا تو نماز شروع کردی اور دو رکعات میں پانچ پارے پڑھے۔ مجھ سمیت کئی نمازی تھک کر بیٹھ گئے کچھ لوگ جنہوں نے غور کیا بتلاتے ہیں کہ شیخ صاحب نے اس دوران میں اپنے پاؤں بھی تھکن کی وجہ سے نہیں ہلائے، نماز کے بعد تقریباً پون گھنٹہ علمی وفقہی درس ارشاد فرمایا اور دعائیں بھی کیں، پھر فرمانے لگے کہ اس موقع پر چار کام مسنون ہیں نماز، خطبہ، دعا اور صدقہ وخیرات، ان میں سے تین کام ہم نے کر لیے اور آخری کام ابھی باقی ہے یعنی صدقہ وخیرات، آپ نے سب سے پہلے اپنی جیب سے خرچ کیا اور سب لوگوں کو بھی ترغیب دلائی۔

رمضان المبارک میں کثرت سے عبادت کرتے، بالخصوص قیام اللیل اہتمام کے ساتھ کرتے، نماز تراویح جماعت کے ساتھ ادا کرتے، جبکہ صبح جماعت کرواتے اور دو رکعت میں دو سپارے پڑھتے۔ شیخ صاحب راسخون فی العلم کی عملی تصویر تھے، ایک مرتبہ میں شیخ صاحب کے پاس گیا ہوا تھا اور میرے ایک ساتھی جو کئی سال سے منطق پڑھا رہے ہیں وہاں موجود تھے انہوں نے منطق کی کچھ بحث ان سے سمجھنا تھی، شیخ صاحب نے وہ بحثیں اتنے اچھے طریقے سے سمجھائیں کہ وہ حیران ہو کر رہ گیا اور عرض کی کہ حافظ صاحب آپ نے یہ بحثیں کہاں سے اخذ کی ہیں ہم نے تو پہلی مرتبہ سنی ہیں تو حافظ صاحب نے جواب دیا کہ کتابوں میں ساری باتیں نہیں ہوتیں، کچھ باتیں غور وفکر سے بھی حاصل ہوتی ہیں، ان صاحب نے اعادہ کا کہا تاکہ ریکارڈ کیا جا سکے تو حافظ صاحب نے وہ بحثیں دہرا دیں اور سب نے موبائل فون میں ریکارڈ کر لیں اس طرح کئی اور ساتھیوں نے استفادہ کیا ہے۔

ایک دفعہ میں نے مسجد الفتح پیپلز کالونی میں محترم حافظ عبدالسلام بھٹوی حفظہ اللہ کے پیچھے جمعہ پڑھا، بعد ازاں کچھ لوگوں نے حافظ عبدالسلام سے پوچھا کہ کچھ علماء بچے کے کان میں اذان کو جائز نہیں سمجھتے ہیں تو حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب کہنے لگے کہ تم کن کی بات کر رہے ہو جبکہ حافظ عبدالمنان نورپوری صاحب اتنے بڑے عالم دین ہیں وہ تو اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اس پر وہ حضرات خاموش ہو گئے، ایک صاحب گوجرانوالہ میں ایک مسجد میں امام ہیں انہوں نے حافظ محمد گوندلویؒ اور نورپوریؒ کا زمانہ پایا ہوا ہے وہ کہا کرتے تھے کہ نورپوری صاحب اب گوندلوی کے مرتبے کو پہنچ گئے تھے، بڑے بڑے علمائے کرام بھی ان کے قدردان تھے۔

ایک دفعہ حافظ صاحب ہمارے مدرسہ دارالعلوم المحمدیہ میں تقریب بخاری شریف کے موقع پر تشریف لائے، دیگر علماء کے ساتھ دارالضیافہ میں موجود تھے تو جامعہ کے مہتمم حاجی عبدالقیوم کہنے لگے کہ ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے تو سب علمائے کرام حافظ صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ان سے ہی دریافت کر لیں۔ میرے ایک انتہائی اچھے ساتھی مولانا صفدر عثمانی جو کہ پہلے دیوبندی تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے فائدہ دو بزرگوں سے حاصل ہوا ہے ایک حافظ عبدالمنان نورپوری اور دوسرے حافظ عبدالقادر روپڑی ہیں۔ ایک دفعہ حافظ صاحب تقریب بخاری کے موقع پر دارالعلوم المحمدیہ لوکو ورکشاپ میں درس بخاری حافظ عبدالرشید اظہرؒ کا تھا اور نماز عصر کے بعد حافظ عبدالمنان نورپوری کا حجیت حدیث کے عنوان پر درس تھا، آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ مدلل خطاب کیا۔

حافظ صاحب نے بتایا کہ ایک دفعہ میں جماعت کروا کر فارغ ہوا ہی تھا کہ ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ اگر ٹخنے ڈھکے ہوئے ہوں تو نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ کہنے لگے میں ابھی خاموش ہی تھا کہ نمازیوں میں سے ایک اس سے مخاطب ہوا اور پوچھا پتا ہے یہ کون ہیں؟ وہ کہنے لگا کہ علم نہیں وہ نمازی بولا یہ نورپوری صاحب ہیں اتنا سننا تھا کہ وہ خاموش ہو گیا اور اپنا سوال نہ دہرایا۔ میں اپنے جامعہ سے فراغت کے بعد میرپور خاص سندھ کے ایک جامعہ بحرالعلوم السلفیہ میں پڑھاتا رہا ہوں، وہاں کے ایک فارغ التحصیل استاد تھرپار کے رہنے والے تھے، انہیں بکریوں کے بیع کے حوالے سے کوئی مسئلہ درپیش تھا انہوں نے کئی علماء بشمول حافظ صاحب خط کے ذریعے مسئلہ دریافت کیا، کچھ علماء نے جواب دیا جبکہ کچھ نے اچھی طرح جواب نہ دیا لیکن حافظ صاحب نے اس کا جواب نفی کے اندر بڑے مدلل انداز میں دیا (تفصیل احکام ومسائل جلد اول کتاب البیوع میں دیکھی جا سکتی ہے) سائل نے وہ فتویٰ فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کو دکھایا تو انہوں نے اس پر دستخط کرتے ہوئے کہا یہ فتویٰ درست ہے۔

(جاری ہے)

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون برسول (042) 5854010
فون مدیر اعلیٰ (042) 6581025
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ   سلف صالحین کے طریق کی علمبردار

جامعہ اہلحدیث لاہور

اعلان داخلہ

بانیان

مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

خطیب اسلام حافظ محمد اسماعیل روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

سعودی یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق اوران میں داخلے کا سنہری مواقع

شعبہ جات

1 درس نظامی 2 تحفیظ القرآن الکریم 3 وفاق المدارس السلفیہ 4 دارالافتاء 5 تصنیف وتالیف

6 دعوت وارشاد 7 فن مناظرہ 8 کمپیوٹر لیب 9 علاوہ ازیں بی اے تک عصری تعلیم لازمی ہے۔

خصوصیات

* 28 قابل محنتی اور تجربہ کار اساتذہ کرام کی زیرنگرانی * اسلامی یونیورسٹی میں داخلہ کے لیے طلبہ کو عربی زبان میں تقریر وتحریر کی تربیت

* وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق اوراس کی تیاری کا بندوبست * فاضل عربی کی تیاری * فن مناظرہ میں طلبہ کی خصوصی ٹریننگ

* طلبہ کی تحریری تربیت کے لیے جامعہ کے ہفت روزہ "تنظیم اہل حدیث" میں مضامین کی اشاعت * ہفتہ وار طلبہ کا تقریری مقابلہ

* طلبہ کے قیام وطعام اور علاج معالجہ کا معقول انتظام

خوشخبری

اس سال جامعہ ہذا میں باقاعدہ شعبہ تجوید کا آغاز کردیا گیا ہے

اس میں حفاظ کرام طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا اور آخر میں تجوید کی سند بھی دی جائے گی

شرائط داخلہ

طالب علم کم ازکم مڈل پاس ہو   حافظ قرآن اور اردو پڑھ لکھ سکتا ہو

داخلہ کے وقت ہر طالب علم اپنے سرپرست یا والد کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائے

الداعی الی الخیر

حافظ عبدالغفار روپڑی ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

0345-7656730   0423-7656730